# تبلیغی جماعت

# کا

# پُراَسرار پروگرام



# تبلیغی جماعت

# کا

# پراسرار پروگرام



تالیف: علامہ ابوداؤد محمد صادق (گوجرانوالہ پاکستان)

نحمدہٗ و نصلی علے رسولہ الکریم

# تمہید

از: علامہ ابوداود محمد صادق گجرانوالہ (پاکستان)

دیوبندیت، غیر مقلدیت اور مودودیت کی طرح "تبلیغی جماعت" بھی نجدی تحریک کی ایک کڑی، شجر وہابیت کی ایک شاخ اور بے خبر عوام کو وہابی بنانے کا ایک نیا جال ہے۔ لیکن یہ جماعت دوسری وہابی جماعتوں سے کچھ زیادہ ہی تقیہ باز، خطرناک اور پُر اسرار ہے۔ اس جماعت کے سربراہ مولوی محمد الیاس دیوبندی، مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرید مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کے بہت زیادہ عقیدت مند اور مولوی محمود الحسن دیوبندی کے شاگرد یعنی اول آخر دیوبندی وہابی اور انگریز کے خاص منظور نظر تھے۔ ان کی جماعت کی نشو و نما میں انگریزی حکومت کی امداد کا کافی عمل دخل ہے چنانچہ مولوی حفظ الرحمٰن دیوبندی کی روایت ہے کہ

> "مولانا محمد الیاس کی تبلیغی جماعت کو بھی ابتداءً حکومت (برطانیہ) کی طرف سے روپیہ ملتا تھا"
>
> (مکالمۃ الصدرین ص ۱۳)

مولوی محمد الیاس سربراہ تبلیغی جماعت کی وہابیت کے علاوہ ان کی مغروری دانانیت اور بدعقیدگی و گستاخی کا یہ عالم ہے کہ

وہ کہتے ہیں "کنتم خیر امۃ" کی تفسیر خواب میں یہ القاء ہوئی کہ تم مثل انبیاء علیہم السلام لوگوں کے واسطے ظاہر کیے گئے ہو

(ملفوظات الیاس ص ۵۱)

مثل انبیاء کی اس خود ساختہ تفسیر شیطانی خواب وزعم باطل کے بعد تنقیص انبیاء کی مزید جسارت ملاحظہ ہو۔ مولوی الیاس تبلیغی جماعت کے کارکنوں کا انبیاء علیہم السلام سے موازنہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"اگر حق تعالٰے کسی کام کو لینا نہیں چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کریں۔ تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا۔ اور کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے"

(مکاتیب الیاس ص ۱۰۷)



استغفر اللہ والعیاذ باللہ

تبلیغی جماعت اور اس کے سربراہ کے اس اجمالی تعارف کے بعد علامہ ارشد القادری مدظلہ العالی کے قلم سے "تبلیغی جماعت" کے خدوخال ذرا وضاحت سے ملاحظہ کیجئے ان لوگوں کی ظاہری گفتگو اور شکل وصورت پر نہ جائیے اور اس ابن الوقت تقیہ باز و خطرناک و پراسرار جماعت کی حقیقت خود بھی پہچانیئے اور دوسروں کو بھی اس کی اصلی صورت دکھائیے۔

(ابوداؤد محمد صادق غفرلہٗ)

# ایک بنیادی سوال

کوئی بھی غیرت مند مسلمان ایسی تحریک کو ہرگز قبول نہیں کر سکتا جس سے ایمان و عقیدت کے جذبے کو ٹھیس پہنچی ہو' بے عمل رہنا یقیناً بد نصیبی کی بات ہے لیکن عمل کے نام پر بد عقیدہ بن جانا آخرت کا اتنا بڑا نقصان ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔

ذیل میں تبلیغی جماعت کی معتبر کتابوں کے حوالے سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ دین کے نام پر مسلمانوں کو بے دین بنانے والی ایک نہایت چالاک جماعت ہے۔ کلمہ اور نماز کے نام پر مسلمانوں کو اپنے رسول ﷺ کی طرف سے بد عقیدہ بنانا' اولیاء اللہ کی عظمت گھٹانا اور مذہب اہلسنت کو مٹا کر دنیا میں وہابیت پھیلانا تبلیغی جماعت کا بنیادی نصب العین ہے' چلہ' گشت اور چلت پھرت کا طریقہ انھوں نے اسی لیے نکالا ہے کہ حق پرست مسلمانوں کا ذہن تبدیل کرنے کے لئے سفر کی حالت میں انھیں تنہائی اور اعتماد کے لمحے میسر آسکیں۔



ہم اپنے دینی بھائیوں سے ایمان کی سلامتی کی خواہش کی بنیاد پر مخلصانہ التماس کرتے ہیں کہ وہ تبلیغی جماعت کی آواز پر قدم اٹھانے سے پہلے ایک بار انصاف کی نظر سے ہماری اس تحریر کا مطالعہ فرمالیں جس میں تبلیغی جماعت سے الگ رہنے کی معقول وجوہات بیان کی گئی ہیں ہو سکتا ہے کہ ہماری بات آپ کے دل میں اتر جائے اور مذہب اہلسنت کے خلاف آپ وقت کے سب سے بڑے فتنے سے ہوشیار ہو جائیں۔

تبلیغی جماعت کی اس دھونس میں ہرگز نہ آیئے گا کہ اس کے ساتھ

بڑے بڑے انجینیر' ڈاکٹر' پروفیسر اور لکھ پتی وکروڑپتی تاجر ہیں کیونکہ یہ لوگ تو پھر بھی کم حیثیت کے ہیں۔

ہمارا دعویٰ تو یہ ہے کہ نجد کے ریال پر ان کا سارا کاروبار چل رہا ہے تا کہ جس طرح نجدی قوم نے مکے اور مدینے میں بڑے بڑے صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے مزارات اور رسول پاک ﷺ کی یادگار میں بنائی ہوئی مسجدوں کو توڑ کر کھنڈر بنایا ہے ہندوستان میں بھی حضرت خواجہ' اور صابر' محبوب اور مخدوم شہید اور قطب علیہم الرحمہ کے مزاروں کے ساتھ وہی کھیل کھیلا جائے تا کہ روئے زمین پر خدا کے محبوب بندوں کی کوئی نشانی باقی نہ رہے۔العیاذ باللہ



## اصل مقصد

تبلیغی جماعت کے لوگ غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں میں خدا اور رسول کی تعلیمات پھیلانے اٹھے ہیں۔ حالانکہ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کے بانی مولانا الیاس صاحب کے بیان کے مطابق ان لوگوں کا اصل مقصد مسلمانوں میں علمائے دیوبند کی ان تعلیمات کو پھیلانا ہے جنہیں پھیلادیا جائے تو نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کا مذہبی اتحاد غارت ہو کے رہ جائے بلکہ عشق وایمان کی غیرت کے ساتھ ایک مسلمان کا جینا دوبھر ہو جائے۔ ثبوت کے لئے مولانا الیاس کا یہ بیان پڑھیے جو تبلیغی جماعت کے سربراہ مولانا منظور نعمانی کی روایت ہے۔

"ملفوظات مولانا الیاس" نامی کتاب میں شائع ہوا ہے کہ

> "ایک بار (مولانا الیاس نے) فرمایا حضرت مولانا (اشرف علی) تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی"
>
> (ملفوظات مولانا الیاس ص ۵۰)

غور فرمایئے! کسی بھی تحریک کا ڈھانچہ دو ہی حصوں پر مشتمل ہوا کرتا ہے ' ایک تعلیم دوسرا طریقہ ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی فی الواقعہ اسلام کی طرف منسوب ہو تو بجا طور پر ہم اس تحریک کو اسلامی تحریک کہہ سکتے ہیں لیکن مولانا الیاس کے اس بیان میں ان میں سے کوئی بھی نہ اسلام کی طرف منسوب ہے اور نہ خدا اور رسول کی طرف! "تعلیم تھانوی صاحب کی ہے اور طریقہ تبلیغ مولانا الیاس صاحب کا ہے" اس بیان سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ تبلیغی جماعت کا اصل مقصد دین کی تبلیغ نہیں بلکہ تھانوی صاحب کی تعلیمات کو مسلمانوں میں عام کرنا ہے۔ یہاں ہمیں سوا اس کے اور کچھ نہیں کہنا ہے کہ تبلیغی جماعت کے لوگ اپنے اس مقصد کو چھپاتے کیوں ہیں؟ وہ مسلمانوں سے برملا کیوں نہیں کہتے کہ ہم لوگ مولانا تھانوی کی تعلیمات عام کرنے اٹھے ہیں۔ پس جو ان کی تعلیمات سے عقیدت و ہمدردی رکھتا ہو وہ ہمارے ساتھ آجائے لیکن یہ کتنا بڑا فریب ہے کہ دل کے تہہ خانے میں تو کہتے ہیں کہ ہم تو خدا اور رسول ﷺ کا دین پھیلانے نکلے ہیں

پھر اپنے طریقہ تبلیغ کے بارے میں یہ لوگ جو عام طور پر کہتے پھرتے ہیں کہ یہ انبیاء کا طریقہ ہے یہ صحابہ کی سنت ہے تو اس کے متعلق کان کھول کر سن لیا جائے کہ یہ بھی سفید جھوٹ اور غایت درجہ کا فریب ہے۔ کیونکہ اسی ملفوظات میں مولانا منظور نعمانی کا بیان شائع ہوا ہے کہ مولانا الیاس نے ایک دن فرمایا کہ

"اس تبلیغ کا طریقہ بھی مجھ پر خواب میں منکشف ہوا"

(ملفوظات مولانا الیاس ص ۵۱)

مطلب یہ ہے کہ یہ طریقہ قرآن و حدیث میں منقول نہیں تھا بلکہ خواب کے ذریعہ معلوم ہوا تھا محض خواب پر کسی دینی کام کی بنیاد وہی رکھ سکتا ہے جو قرآن و حدیث کی دلیل سے بے نیاز ہو جائے۔



## احتشام الحسن کا بیان

تبلیغی جماعت کے سلسلہ میں ہماری یہ رائے شاید کسی غلط جذبے پر مبنی سمجھی جائے۔ لیکن اسے کیا کہیے گا کہ مولانا احتشام الحسن صاحب مولانا الیاس کے برادر نسبتی اور ان کے خلیفۂ اول اور معتمد خصوصی ہیں خود ان کا بیان ہے کہ

(تبلیغی جماعت کے مرکز بستی) نظام الدین کی موجودہ تبلیغ میرے علم و فہم کے مطابق نہ قرآن حدیث کے مطابق ہے اور نہ حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور علمائے حق کے مسلک کے مطابق ہے

(دعوت و تبلیغ کا آخری ٹائٹل پیج)

اب آپ ہی ایمان وانصاف کو درمیان میں رکھ کر فیصلہ کیجئے کہ جب بستی نظام الدین دہلی کی موجودہ تبلیغ قرآن وحدیث کے بھی خلاف ہے علمائے حق کے مسلک کے بھی خلاف ہے تو اتنی دلیری کے ساتھ مسلمانوں کو ایسی جماعت میں شرکت کی دعوت کیوں دیجارہی ہے آخر ایک غیر اسلامی فعل کے لئے کیوں ان کا قیمتی وقت ان کے پسینے کی کمائی اور انکی صلاحیتوں کا دن دہاڑے خون کیا جارہا ہے۔اس کے بعد لکھتے ہیں کہ۔

> "میری عقل وفہم سے بہت بالا ہے کہ جو حضرت مولانا الیاس کی حیات میں اصولوں کی انتہائی پابندی کے باوجود صرف بدعت حسنہ کی حیثیت رکھتا تھا۔اس کو اب انتہائی بے اصولوں کے بعد دین کا اہم کام کس طرح قرار دیا جارہا ہے۔اب تو منکرات کی شمولیت کے بعد اس کو بدعت حسنہ بھی نہیں کہا جاسکتا"
>
> (اصول دعوت وتبلیغ کا آخری ٹائٹل پیج)

اس بیان میں تو موصوف نے تبلیغی جماعت کی بساط ہی الٹ کر رکھدی ہے جب مولانا الیاس ہی کی زندگی میں یہ بات طے پاگئی تھی کہ تبلیغی جماعت کی موجودہ تحریک سنت نہیں بدعت ہے تو مسلمانوں کو اتنے عرصہ تک کیوں دھوکے میں رکھا گیا کہ یہ انبیاء کا طریقہ ہے یہ صحابہ کی سنت ہے اور اب اس کا حال یہ ہے کہ بدعت حسنہ بھی نہیں رہی بلکہ بدعت ضلالت کے خانے میں چلی گئی جس کے مرتکب کو حدیث میں جہنم کی بشارت دی گئی ہے یہ فیصلہ

ہمارے گھر کا نہیں ہے بلکہ تبلیغی جماعت کے ان پرانے رہنماؤں کا ہے جو تبلیغی جماعت کی گمراہیوں سے بزار ہوکر الگ ہوگئے ہیں ۔

اب انصاف و دیانت کا تقاضا ہے کہ تبلیغی جماعت کے موجودہ قائدین یا تو مولانا احتشام الحسن کے ان الزامات کی صفائی پیش کریں یا پھر سادہ لوح مسلمانوں کو ایک ایسی جماعت کی طرف دعوت دینے کا یہ سلسلہ بند کریں جس کو مولانا احتشام الحسن صاحب کے بقول ۔ "بدعت حسنہ بھی نہیں کہا جاسکتا"

## میوات میں نیا فتنہ

مولوی عبدالرحیم شاہ دیوبندی جو تبلیغی جماعت کے پرانے کارکن ہیں ' انھوں نے اپنی کتاب "اصول دعوت و تبلیغ" میں انکشاف کیا ہے کہ آجکل میوات میں تبلیغی جماعت کے لوگ کلمہ و نماز کی تبلیغ کی بجائے مسلمانوں کو کافر و مرتد بنانے کی مہم میں مصروف ہیں ۔ موصوف کے الفاظ یہ ہیں کہ

> "ہمارے میوات والے ماشاء اللہ عرب و عجم میں مسلمان بناتے اکتاگئے جی بھر گیا اس لیے میوات کے بعض سرگرم مبلغین و علماء نے مسلمانوں کو کافر و مرتد بنانا شروع کردیا ہے"

(اصول دعوت و تبلیغ ص ۶۱ مطبوعہ الجمیعۃ پریس دہلی)

اسی کتاب میں دوسری جگہ فرماتے ہیں ۔

"میں حیران ہوں، کیا کہوں کچھ سمجھ میں نہیں آتا پتہ نہیں کب سے تبلیغی جماعت کا مرکز بھی ایمانیات میں داخل ہو گیا اور اس کا مخالف کافر قرار پایا ہے"

(اصول دعوت و تبلیغ ص ٦١)

اسی کتاب کے حاشیہ پر ایک دوسرے تبلیغی کارکن مولوی نور محمد لکھتے ہیں

"اگر ذرا بھی طاقت حاصل ہو جائے اور جو مرکز نہ آئے تو اسے بالکل مرتد کے درجہ میں سمجھتے ہیں"

(اصول دعوت و تبلیغ ص ٦٠)

## خطرہ کا سدباب



کارکنوں کے یہ بیانات سامنے رکھ کر فیصلہ کیجئے کہ اپنے مفتوحہ علاقے میں تبلیغی جماعت تفریق بین المسلمین کی یہ جو مہم چلا رہی ہے کیا ایک لمحے کے لیے بھی آپ یہ برداشت کر سکیں گے کہ آپ کے محفوظ علاقے میں بھی تبلیغی جماعت داخل ہو کر اسی طرح کا فتنہ برپا کرے اگر آپ اس کے لیے تیار نہیں ہیں تو خطرے کا شکار ہونے سے پہلے خطرے کا سدباب کیجئے۔

## تھانوی کی تعلیمات کے چند نمونے

اوپر کی سطروں میں آپ بانی تبلیغی جماعت مولانا الیاس کا یہ بیان پڑھ چکے ہیں کہ تبلیغی جماعت کے قیام سے ان کا مقصد مسلمانوں میں مولانا اشرف علی

تھانوی کی تعلیمات کو عام کرنا ہے یہ وہی مولانا تھانوی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب "حفظ الایمان" میں حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے علم پاک کو بچوں، پاگلوں و جملہ حیوانات و بہائم کے علم سے تشبیہ دیکر سرکار عالی وقار احمد مختار ﷺ کی شان میں کھلی ہوئی توہین کی اور سارے جہان کے مسلمانوں کا دل دکھایا ہے اور علماء عرب و عجم سے اس توہین پر فتویٰ کفر پایا موصوف کی تعلیمات کے چند نمونے ملاحظہ ہو۔

## پہلا نمونہ

دار العلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن مولانا احمد سعید اکبر آبادی نے اپنے ماہنامہ "برہان" دہلی میں تحریر کیا ہے کہ

> "ایک مرتبہ کسی مرید نے مولانا کو لکھا کہ میں نے رات خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ ہر چند کہ تشہد صحیح صحیح ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن ہر بار ہوتا یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کے بعد اشرف علی رسول اللہ منہ سے نکل جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا صاف اور سیدھا جواب یہ تھا کہ یہ کلمہ کفر ہے شیطان کا فریب اور نفس کا دھوکا ہے، تم فوراً توبہ کرو اور استغفار کرو لیکن مولانا اشرف علی تھانوی صرف یہ کہہ کر بات آئی گئی کر دیتے ہیں کہ جو تم کو مجھ سے غایت محبت ہے اور یہ سب کچھ اسی کا نتیجہ اور ثمرہ ہے

(برہان فروری ۱۹۴۲ء ص ۱۰۷)

اس واقعہ پر گھر ہی کے آشنا کا تبصرہ بہت کافی ہے۔ البتہ واقعہ کے باقی حصے کی تکمیل کے لئے اتنا بتادینا ضروری سمجھتا ہوں کے بات خواب ہی پر ختم نہیں ہوئی بیدار ہونے کے بعد بھی مرید کی زبان پر ان کی نبوت کا اقرار بدستور جاری رہا ہے جیسا کہ تھانوی صاحب کے نام اپنے ایک خط میں وہ خود (یعنی خواب دیکھنے والا لکھتا ہے کہ)

> "حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی کہتا ہوں اللھم صلی علیٰ سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں"

(الامداد تھانہ بھون شوال ۱۳۳۵ھ ص ۳۲)

کم بخت وہ زبان بھی کتنی شاطر وعیار ہے جو اپنے پیر مُغاں کو کلمہ تنقیص کے لئے تو بے قابو نہیں ہوتی لیکن اس کی نبوت کا اقرار کرنے کے لئے بے قابو ہو جاتی ہے اس واقعہ کا سب سے عبرت ناک تماشہ تو یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ پیر مُغاں اس صریح کلمہ کفر پر اپنے مرید کو سرزنش فرماتے یہ حوصلہ افزا

جواب لکھ بھیجتے ہیں کہ

"اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے"

(الامداد ص ۳۴)

مان لیا مرید کی زبان بے قابو ہو گئی تھی لیکن پیر مغاں کا قلم تو اختیار میں تھا انھوں نے ہوش میں رہتے ہوئے ایک صریح کلمہ کفر کی تائید کیوں کی؟ اس لئے کہنا پڑتا ہے کہ دونوں میں سے کوئی بھی بے اختیار نہیں تھا اب آپ ہی انصاف سے بتایئے کے اسی طرح کفر نواز تعلیمات کو تبلیغی جماعت نے مسلمانوں میں پھیلایا تو کیا حشر ہوگا ان کے ایمان واسلام کا لیکن حیرت ہے کہ اتنی کھلی ہوئی گمراہی کے بعد بھی تبلیغی جماعت کو اصرار ہے کہ وہ تھانوی صاحب کی تعلیمات کو مسلمانوں میں عام کرے گی۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

## دوسرا نمونہ

تھانوی صاحب اور تمام علمائے دیوبند کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ نماز میں حضور ﷺ کا تصور کرنا گدھے اور بیل کے تصور میں ڈوب جانے سے بدرجہا برا ہے۔ حضور کا تصور کرتے ہی نماز فاسد ہو جائیگی۔ اور نمازی فعل شرک کا مرتکب قرار پائے گا حوالہ کے لیے دیکھئے دیوبندی مذہب کی مستند کتاب "صراط مستقیم" ص ۸۷ عقیدہ تو ان حضرات کا حضور ﷺ کے تصور

کے بارے میں ہے لیکن خود اپنے تصور کے بارے میں تھانوی صاحب کا کیا فتویٰ ہے ذرا اسے بھی ملاحظہ فرمالیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ پر سکتے کی کیفیت طاری ہو جائے گی تھانوی صاحب کے خلیفہ خاص مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے ان سے دریافت کیا کہ

> نماز میں جب تک میں آپ کا تصور کرتا ہوں نماز میں جی لگتا ہے یہ عمل محمود ہو تو تقویت فرمائی جائے ورنہ آئندہ احتیاط رکھوں گا' تھانوی صاحب نے جواب ارشاد فرمایا "محمود ہے جبکہ دوسروں کو اطلاع نہ ہو"

(حکیم الامت ص ۵۲)

جذبہ ایمان کو درمیان میں رکھ کر فیصلہ کیجیے کہ ایک ہی بات رسول کریم ﷺ کے حق میں شرک ہے لیکن اپنے حق میں محمود ہے یہیں سے دل کی چوری صاف پکڑی جاسکتی ہے کہ باہر تو توحید کے علمبردار بنتے پھریئے اور گھر میں اپنی پرستش کرائیے اب خوف الٰہی کو سامنے رکھ کر آپ ہی بتائیے کہ اسی طرح کی رسول دشمنی اور مشرکانہ تعلیمات مسلمانوں میں پھیلائی گئیں تو آخرت کی تباہی کے سوا اور کیا ہوگا۔

## تیسرا نمونہ

اب مسلمانوں کے معاشرتی مذہبی اور اجتماعی زندگی سے متعلق تھانوی صاحب کی تعلیمات وہدایات کے چند نمونے اور ملاحظہ فرمائیں مردوں کو تعلیم دیتے

ہوئے لکھتے ہیں

"عقیقہ' ختنہ و بسم اللہ میں جمع ہونا سب ترک کر دو اپنے گھر کرو نہ دوسروں کے یہاں شریک ہو غمی میں تیجا' دسواں' چالیسواں وغیرہ' شب براءت یا محرم کا تہوار نہ خود کرو نہ دوسرے کے یہاں شریک ہو"

(قصد السبیل ص ۲۵)

اب عورتوں کے نام موصوف کا ہدایت نامہ پڑھئے۔ لکھتے ہیں

"فاتحہ نیاز ولیوں کی مت کرو بزرگوں کی منت مت مانو' شب براءت کا حلوہ' محرم' عرفہ تبارک کی روٹی کچھ مت کرو"



(قصد السبیل ٦٦)

اس کے بعد عورتوں کو مزید تاکید فرماتے ہیں کہ

"کہیں بیاہ شادی' عقیقہ وغیرہ میں مت جاؤ اور نہ اپنے یہاں کسی کو بلاؤ"

(قصد السبیل ص ۲٦)

قسم ہے آپ کو غیرت حق کی یہاں چند لمحہ کے لئے رک جایئے اور سوچئے کہ تھانوی صاحب کی ان جملہ ہدایات و تعلیمات پر عمل کرنے کے بعد مسلم معاشرہ کا کیا حال ہو گا؟ زندگی کی وہ تقریبات جو اجتماعیت چاہتی ہیں وہ کیونکر وجود میں آ سکیں گی جبکہ خوشی اور غمی کے موقع پر بھی کوئی کسی سے تعلق نہ

رکھے گا۔ اب ان حالات میں آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ تبلیغی جماعت مسلمانوں میں اس طرح کی گمراہ کن تعلیمات پھلاکر سوائے اس کے اور کیا نتائج پیدا کرےگی کہ گھر گھر مسلمانوں میں عقائد کے اختلافات کی جنگ شروع ہو جائے ایک فرد کا نقصان، ہو تو برداشت کیا جاسکتا ہے لیکن پوری ملت کی روحانی آسائش کا خطرہ کبھی برداشت نہیں کیا جاسکتا ہے

## چھٹا نمونہ

تھانوی صاحب کے ملفوظات کے مرتب خواجہ عزیزالحسن لکھتے ہیں کہ

> ''حضرت (تھانوی) نے احقر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھیے میرا مادہ تاریخی (تاریخی نام) ''مکرِ عظیم'' ٹھیک ہے یا نہیں؟ میں آخر شیخ زادہ ہوں' شیخ زادے بڑے فطرتی ہوتے ہیں مجھے بھی فطرتیں بہت آتی ہیں۔
>
> (حسن العزیز' ج ص ۱۳)



کسی مکار اور فطرتی آدمی کی تعلیمات اور اس کے فن کی برکتوں سے مسلمانوں کو کس قسم کے فائدے حاصل ہو سکتے ہیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے تا ہم اتنی بات ضرور کہوں گا کہ ''مکروفریب'' انسان کا سب سے بڑا عیب ہے لیکن تھانوی صاحب نہایت فخر کے ساتھ اپنے اس فن کا اعتراف کرتے ہیں ۔اب آپ ہی انصاف سے کہیے کہ اگر تبلیغی جماعت نے مسلمانوں کے درمیان اسی طرح کی شرمناک تعلیمات کو پھیلایا تو کیا حال ہوگا مسلم

معاشرے کا؟-

# پانچواں نمونہ

بانی تبلیغی جماعت نے مولانا تھانوی کی جس تعلیم کو عام کرنے کے لئے تبلیغی جماعت کی بنیاد ڈالی اس تعلیم کے مزید چند نمونے مولانا اشرف تھانوی کی کتاب ''بہشتی زیور'' سے ملاحظ ہو، لکھتے ہیں-

''کسی نے اپنی بی بی سمجھ کر غلطی سے کسی غیر عورت سے صحبت کرلی تو اس کو بھی مہر مثل دینا پڑے گا اور صحبت کو زنانہ کہیں گے نہ کچھ گناہ ہوگا- بلکہ پیٹ رہ گیا تو اس لڑکے کا نسب بھی ٹھیک ہے اس کے نسب میں کچھ دھبہ نہیں ہے اور اس کو حرامی کہنا درست نہیں ہے اور جب معلوم ہوگیا کہ یہ میری عورت نہ تھی تو اب اس عورت سے الگ رہے اب صحبت کرنا درست نہیں اور اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا واجب ہے اب بغیر عدت پوری کیئے اپنے میاں کے پاس رہنا اور میاں کا صحبت کرنا درست نہیں''

(بہشتی زیور چوتھا حصہ مسئلہ نمبر ۱۶' باب مہر کا بیان ص ۲۰۸ مطبوعہ دہلی)

## چھٹاں نمونہ

اسی ''بہشتی زیور'' میں مسئلہ یہ بیان کیا ہے

''میاں پردیس میں ہے اور مدت ہوگئی برسیں گذر گئیں کہ گھر نہیں آیا اور یہاں لڑکا پیدا ہوگیا تب بھی وہ حرامی نہیں اسی شوہر کا ہے البتہ اگر وہ خبر پاکر انکار کرے گا تو لعان کا حکم ہوگا''

(بہشتی زیور چوتھا حصہ مسئلہ نمبر ۱۰ باب لڑکے کے حلالی ہونے کا بیان)

ارباب اہل دانش سے ہم خواہش کرتے ہیں کہ بہشتی زیور کا کوئی بھی ایڈیشن خواہ وہ قدیم ہو یا جدید اٹھا کر مندرجہ بالا مسائل کو ''باب مہر'' ---اور--- ''لڑکے کے حلال ہونے کا بیان'' کے تحت ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں تبلیغی جماعت اسلام کے نام پر مولانا تھانوی کی جو تعلیم لوگوں میں عام کرنے کی جدو جہد میں مصروف ہے اس میں حیاء نام کی بھی کوئی چیز ہے ؟ حدیث شریف میں آیا کہ حیاء ایمان سے ہے جن کے پاس حیاء ہی نہیں اب ان کے ایمان کا فیصلہ خود قارئین پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

## ساتواں نمونہ

تبلیغی جماعت کے سربراہوں نے صرف اپنی بے حیائی اور وہابیت ہی کا اعتراف نہیں کیا بلکہ اپنے بے ادب ہونے کا بھی برملا اقرار کیا ہے چنانچہ یہی تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ

"وہابی کے معنی ہیں بے ادب با ایمان"

(افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۱۷)

دیوبندی تبلیغی حضرات کے وہابی و بے ادب ہونے کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کے فرقے میں ایماندار ہونے کا معیار بے ادب ہونا ہے۔ حالانکہ ایمان محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت و تعظیم اور ادب کا نام ہے۔

## آٹھواں نمونہ

آخر میں تھانوی صاحب کی پیٹ پرستی' حلال حرام میں لاپرواہی کا کمال بھی ملاحظہ ہو

فرمایا کہ دعوت اور ہدیہ میں حرام و حلال کو زیادہ نہیں دیکھتا کیونکہ میں متقی (پرہیزگار) نہیں ہوں

(کمالات اشرفیہ ص ۴۰۶)

## تبلیغی جماعت کو امداد کہاں سے ملتی ہے؟

تبلیغی جماعت کے لوگ عوام الناس میں یہ بات مشہور کرتے ہیں کہ ہماری جماعت کسی سے امداد نہیں لیتی اور جماعت کا کوئی کارکن تنخواہ دار نہیں ہے جبکہ مولانا علی میاں ندوی لکھتے ہیں

دہلی اور دوسرے مقامات پر تبلیغ کا کام کرنے کے لئے کچھ عرصے سے پانچ تنخواہ دار مبلغین رکھے ہوئے تھے

(مولانا محمد الیاس اور ان کی دینی دعوت' ص ۱۰۵)

مولانا علی میاں ندوی نے یہ بھی لکھا کہ 14/مارچ 1938 کو بانی تبلیغی جماعت مولانا الیاس اپنا ایک وفد لے کر سلطان نجد کے دربار میں حاضر ہوئے اور اس کے سامنے تبلیغی جماعت کے اغراض و مقاصد کو پیش کیا جس پر سلطان نے اپنی خوشنودی کا اظہار کیا- آخر میں یہ وفد نجدی حکومت کے شیخ الاسلام کے پاس گیا اور ان کے سامنے مقاصد تبلیغ کا کاغذ پیش کیا جس بابت مولانا علی میاں ندوی نے لکھا ہے کہ-

> "انہوں نے بہت اعزاز و اکرام کیا اور ہر بات کی خوب خوب تائید کی اور زبانی پوری ہمدردی و اعانت کا وعدہ کیا"

(مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت ص ۱۰۱)

بات واضح ہو گئی کہ تبلیغی جماعت کے کارکن نجدی حکومت کے ایجنٹ ہیں اور مسلمانوں میں شیخ نجدی کی تعلیم کو عام کرنے میں شب و روز مصروف ہیں-

## نوجوانوں سے آخری گزارش

ملت کے نوجوانو! تبلیغی جماعت انگریزوں کے اشارے پر قائم کی گئی تھی اور نجدیوں کے ریال سے اس کا سارا کاروبار جاری ہے انگریزوں نے قادیانیوں کے ذریعہ نسخ جہاد کا فتویٰ حاصل کیا تھا اور تبلیغی جماعت کے ذریعہ ایک ایسی ٹیم پیدا کر دی جو اسلام کے نظام جہاد سے عملی طور پر قادیانیوں کے فتویٰ نسخ جہاد پر گامزن ہیں اس لئے جماعت کے نصاب میں مختلف اعمال کے فضائل پر مضامین تو موجود ہیں لیکن فضائل جہاد سے تبلیغی جماعت کا نصاب تاحال خالی ہے اور اس نصاب کو جماعت میں قرآن و حدیث سے زیادہ درجہ دیدیا گیا ہے-

# تبلیغی جماعت

## کے بارے میں جامعہ نظامیہ کا فتویٰ

عالم اسلام کی عظیم

دینی درس گاہ جامعہ نظامیہ حیدر آباد

کے مفتی، حضرت مولانا مفتی خلیل احمد

(موجودہ شیخ الجامعہ) اور حضرت مولانا مفتی

عبد الجلیل اشرفی (یوپی) سابق استاذ جامعہ

نظامیہ کا فتویٰ "تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی

گمراہ جماعتیں ہیں اہلسنت کو چاہیے کہ

فضائل اعمال (تبلیغی نصاب)

کو مساجد میں پڑھنے سے

روکا جائے"

# الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اکثر مساجد میں تبلیغی نصاب اور فضائل اعمال کے نام سے جو کتاب ہے جس کے مصنف مولوی محمد زکریا صاحب مرحوم ہیں پڑھی جارہی ہیں روک دیا گیا ہے کیونکہ اس کی وجہ اہل سنت وجماعت کے متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس کے بدلے قرآن پاک کا ترجمہ مولانا احمد رضا خاں صاحب مرحوم اور تفسیر مولانا عبد الباری صاحب مرحوم پڑھی جارہی ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کمیٹی کا یہ اقدام صحیح ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا!

نشان ۱۴۶ع
جلد [illegible]

# الافتاء

صورت مسئولہ میں مسجد کمیٹی کا اقدام صحیح ہے۔ کیونکہ اہل سنت وجماعت کے عقائد واعمال کی تبلیغ وصیانت اور اہل سنت وجماعت کو غیروں کی طرف مائل ہونے سے بچانا ضروری ہے۔ اہل سنت کو متاثر کرنے والی کتابوں اور تقریروں کو روکا جانا بھی ضروری ہے۔ درمختار میں ہے۔ ویمنع منہ کل موذ ولو بلسانہ فقط واللہ اعلم بالصواب

المرقوم ۲ صفر المظفر ۱۴۰۷ھ
۶ اکتوبر ۱۹۸۶ء

[illegible]
مفتی جامعہ [illegible]

الجواب صحیح والمجیب نجیح
محمد [illegible]

# الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید امام ہے لیکن کسی دینی درسگاہ کا فارغ نہیں بلکہ صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن مجید نہیں پڑھ سکتا۔ ایسے شخص کو امام بنانا کیسا ہے؟ مسلمانوں میں جو مختلف فرقے اور جماعتیں ہیں مثلاً تبلیغی جماعت، جماعت اسلامی وغیرہ۔ کیا امامت کے لئے کسی جماعت سے تعلق رکھنا ضروری ہے، کونسی جماعت و فرقہ حق پر ہے؟ بینوا توجروا۔

تاریخ ۲۹ محرم الحرام سنہ ۱۴۱۰ھ
۲۱ اگست سنہ ۱۹۸۹ء
نشان ... جلد ...

# الافتاء

صورت مسئولہ میں زید جب مسائل نماز اور قرأۃ و تجوید سے واقف نہیں ہے تو اس کو امام نہ بنایا جائے۔ اس کی وجہ سے مقتدیوں کی نماز فاسد ہوگی۔ فرقہ ہائے اسلام میں اہل سنت و جماعت حق پر ہے، مابقی سب گمراہ، جماعت تبلیغی و جماعت اسلامی بھی گمراہی کا شکار ہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

مفتی جامعہ نظامیہ

الجواب صحیح
محمد ... غفرلہ